نظرات

آج کل ہمارے ملک کی متعدد ریاستوں میں وسط مدتی انتخابات کا بہت زور ہے مختلف
پارٹیوں کے لیڈران ریاستوں میں طوفانی دورہ کر رہے اور تقریریں کر رہے ہیں۔ جن سنگھ کو
غالباً مسلمانوں کے ووٹوں کی طرف سے مکمل مایوسی ہے۔ اور مسلمانوں کے علاوہ دوسری
اقلیتوں سے بھی اس کو کچھ زیادہ توقعات نہیں ہیں۔ اب اسے جو کچھ امید ہو سکتی ہے اکثریت کے
فرقہ ہی سے ہو سکتی ہے اور اکثریت کو اپنا حامی اور ہمنوا بنانے کے لئے اسے ضروری معلوم ہوا
کہ ہندو تہذیب اور ہندو فلسفہ و مذہب کے گن گائے۔ ظاہر ہے یہ چیز بذات خود بری اور
قابل اعتراض نہیں ہے لیکن جن سنگھ کے فلسفہ میں ہندو اس وقت تک سیکولر جماعتوں کے مخالف
اور اس کے حامی بن ہی نہیں سکتے جب تک کہ ہندوؤں کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے
خلاف نفرت اور دشمنی کے بیج نہ بوئے جائیں۔ چنانچہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی تعداد اچھی
خاصی ہے ان میں خصوصاً اور یوں بھی عموماً جن سنگھی لیڈروں کی کوئی تقریر ایسی نہیں ہے
جس میں انھوں نے مسلمانوں کے خلاف زہرافشانی کر کے اکثریت کے دل و دماغ کو مسموم کرنے
کی کوشش نہ کی ہو۔ چنانچہ ابھی پچھلے دنوں اسی جماعت کے ایک نہایت ذمہ دار اور ممتاز لیڈر
نے علی گڈھ میں جو تقریر کی ہے اس میں کوئی بڑے سے بڑا الزام ایسا نہیں ہے جو مسلمانوں پر
اور خصوصاً مسلم یونیورسٹی پر نہ لگایا ہو اور کوئی جلی کٹی بات ایسی نہیں ہے جو انہیں نہ سنائی گئی ہو۔

لیکن قدرت کے انتظامات بھی عجیب و غریب ہیں جن سنگھی رہنما کی اس تقریر کے چند روز بعد
ہی ۲۰ جنوری کو فیڈرل کورٹ کے سابق چیف جسٹس اور بمبئی یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر
گجندر گڈکر نے مسلم یونیورسٹی کنووکیشن میں جو تقریر کی اس نے جن سنگھی لیڈر کے دروغ بے فروغ
کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مسلم یونیورسٹی کے متعلق بڑی صفائی
اور وضاحت سے جو کچھ فرمایا ہے وہ زیادہ سے زیادہ ہے جو آج کل ملک کی کسی بھی یونیورسٹی
کی تعریف و تحسین میں کہا جا سکتا ہے، اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ فاضل مقرر نے ملک